ہر سرکاری ملازم اپنی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد اور گھریلو سامان کی قیمتی اقسام (مثلاً کار، فرج، ٹی۔ وی، گھریلو استعمال کی دیگر مشینیں، صوفے، قالین وغیرہ) کی فہرست سالانہ داخل کرے اور جتنی اشیاء یا املاک اس نے حاصل کی ہوں اُن کے متعلق بتائے کہ وہ کس ذریعے اور کس آمدنی سے حاصل ہوئیں۔ قاعدہ معروف کے مطابق اس کے لواحقین کے بھی اثاثوں اور واجبات کا احتساب ہونا چاہیے۔

سود کے خاتمے اور سودی بنک کاری کی تبدیلی کے لیے "ضیاء حکومت" نے جو عزم کیا ہے وہ بہت بڑی بات ہے اور یہ کام اگر دو چار سال میں مکمل ہو جائے تو قابلِ صد ہزار تحسین ہو گا۔ مبارک امر یہ ہے کہ اس کی طرف ابتدائی قدم اُٹھا دیے گئے ہیں۔ مثلاً سود کے بجائے شرکتِ منافع کے اصول پر سرمایہ کاری کا تجربہ اب شروع ہو رہا ہے۔ اسی طرح چھوٹے مکانات کے لیے ہاؤسنگ سوسائٹیوں سے لیے ہوئے قرض پر کرایۂ مکان کا ایک حصّہ ادا کرنا ہو گا۔ یاد رہے کہ ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے لیے ترجمان القرآن میں بھی بلاسود سرمایہ کاری کا ایک خاکہ دیا جا چکا ہے۔
اس قسم کی تبدیلیوں کے معنی یہ ہیں کہ ہمارے پورے سرمایہ کارانہ اور مالیاتی سسٹم کے بنیادی ڈھانچے کو بدلنے کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ ایسی تبدیلی اگر ابتداء میں محدود سی بھی ہو تو وہ کم سے کم یہ بتاتی ہے کہ اس "نشتر کی زد" کہاں تک پہنچے گی۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی صحت کا یہ پہلو حوصلہ افزا ہے کہ دماغ بخوبی کام کر رہا ہے۔ مطالعہ میں مصروف رہتے ہیں، لیکن جوڑوں کے مسلسل درد کی وجہ سے، جس میں کوئی کمی نہیں آتی۔ طبیعت کمزور رہتی ہے اور ذرا سا بار اُٹھانا بھی مشکل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لکھنے کا کام نومبر ۱۹۷۷ء سے بند ہے۔ شدید ضروری ملاقاتیں جن سے کوئی راہ نجات نہیں، اسا اوقات وہ بھی باعثِ تکلیف ہوتی ہیں۔ اِن حالات میں مختلف اطراف سے مولانا کے محبوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ کچھ لکھیں، ترجمان القرآن میں ان کے قلم سے صفحہ دو صفحے آجایا کریں۔ (اور یہ درخواست میں نے بھی براہ راست کی ہے) مولانا کے لیے اسے پورا کرنا بہت مشکل ہے۔ علاوہ ازیں کچھ لوگ انٹرویو

(باقی اشارات بر صفحہ ۴۸)